قابل رپورٹ

بعدالت عظمیٰ ہندوستان

دیوانی اپیلی/ ابتدائی اختیار سماعت

دیوانی اپیل نمبر 77 سال 2023

(ایس ایل پی) سی (نمبر 20784 سال 2018 سے پیدا شدہ)

کے سی سنیما (صحیح نام کے سی تھیٹر) .... سائلان

بنام

ریاست جموں وکشمیر اور دیگران .... جواب دہندگان

بشمول

دیوانی اپیل نمبر 78 سال 2023

(ایس ایل پی (سی) نمبر 20904 سال 2018 سے پیدا شدہ)

دیوانی اپیل نمبر 79 سال 2023

(ایس ایل پی (سی) نمبر 21924 سال 2023 سے پیدا شدہ)

منتقل شدہ مقدمہ نمبر 28 سال 2019۔

منتقل شدہ مقدمہ نمبر 29 سال 2019۔

فیصلہ

فہرست مضامین

الف۔پس منظر --2
ب۔مدعاعلیہان کی طرف سے انحصار کردہ مقدمات --------------------------5
ج۔ آئین کے دفعہ 226 کے تحت ہائی کورٹ نے اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا ہے۔ -------8
د۔تبصرات ---14

ڈاکٹر دھننجیا وائی چندرچوڑ،بھارتیہ چیف جسٹس

دیوانی اپیل نمبرات 77، 78 اور 79 سال 2023

1۔ درخواست منظور کی گئی۔

الف۔ پس منظر

2۔ اپیلوں کا یہ مجموعہ جموں وکشمیر ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ کے 18 جولائی 2018 کو سنائے گئے فیصلے سے اُبھر کر سامنے آیا ہے۔ہائی کورٹ کے سامنے دو پریکٹس کرنے والے وکلاء نے اس شکایت کے ساتھ مفاد عامہ میں عرضی دائر کی تھی کہ جموں وکشمیر میں سنیما تھیٹر سنیما والے،سنیما ہالوں کے اندر کھانے پینے کی اشیاء لیجانے سے منع کرتے ہیں۔اس تناظر میں یہ کہا گیا کہ سنیما مالکان ہال کے باہر ایک نوٹس چسپاں کرتے ہیں جس میں ممانعت کی نشاندہی کی جاتی ہے اور یہ کہ حفاظتی اہلکار ممانعت کو نافذ کرنے کے لیے سنیما جانے والے ہر شخص کے سامان کی تلاشی لیتے ہیں۔اس صورت میں جب فلم دیکھنے والوں کے پاس کھانے پینے کی اشیاء پائی جاتی ہیں،تو انہیں سنیما ہال میں داخل ہونے سے روکا جاتا ہے۔(یہ الزام لگایا گیا تھا)

3۔ ہائی کورٹ کے سامنے جو استدعا کی گئی تھی وہ یہ تھی کہ پابندی کے نتیجے میں فلم دیکھنے والوں کو وہ کھانا اور مشروبات کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے جو سنیما ہالوں کے احاطے میں دستیاب ہوتے ہیں جس کے نتیجے میں شائقین کو

"انتہائی زیادہ نرخوں" پر کھانا خریدنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے۔ مزید یہ کہ، یہ استدعا کیا گیا کہ جو کھانا فروخت کیا جاتا ہے وہ ضروری نہیں کہ غذائیت کے معیار کا ہو اور وہ افراد جو دائمی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔
(جیسے ذیابیطس) کو ایک مخصوص قسم کا کھانا کھانے کی ضرورت پڑ سکتی ہے جو فلم ہال میں دستیاب نہ ہو۔
4 ۔ ہائی کورٹ کو پیراگراف 6 میں اس کے نتائج کی بنیاد پر مفاد عامہ کی قانونی چارہ جوئی میں راحت دینے پر قائل کیا گیا تھا، جو ذیل میں اخذ کیا گیا ہے:

> 6۔ ان قوانین پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ جہاں بھی یہ بتایا نہیں کیا گیا ہے کہ سنیما دیکھنے والوں کو اپنے کھانے پینے کی اشیاء اور پانی کی بوتلیں ملٹی پلیکس میں لے جانے سے منع کیا جاسکتا ہے یا نجی دکانداروں کو ایسے ملٹی پلیکس/سنیما ہال کے احاطے کے اندر انتہائی زیادہ قیمتوں پر کھانا فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ لہذا، اس طرح کے کسی توضیع کی عدم موجودگی میں، ملٹی پلیکس/سنیما ہال مالکان سنیما جانے والوں کو تھیٹر کے احاطے سے کھانا اور پانی خریدنے پر مجبور یا زبردستی نہیں کر سکتے اور نہ ہی انہیں باہر سے مالز اور ملٹی پلیکس میں کھانے پینے کی اشیاء لے جانے سے منع کیا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ اپنے شیر خوار بچوں کے ساتھ آنے والے ناظرین کو بھی انہیں کھانا کھلانے کے لیے دودھ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ انہیں تقریبا تین گھنٹے تک خالی پیٹ نہیں رکھا جاسکتا۔ تھیٹروں میں باہر کا کھانا لانے اور تھیٹر کے احاطے کے اندر کھانے کے اسٹالوں پر فروخت ہونے والے جنک فوڈ کو خریدنے پر مجبور یا زبردستی کرنے کی پابندیاں، وہ بھی بہت زیادہ نرخوں پر، خاص طور پر نوجوان نسل، بزرگ شہریوں، ذیابیطس کے مریضوں اور ان لوگوں کو متاثر کرتی ہیں جو طبی وجوہات کی بنا پر نہیں کھا سکتے۔ ملٹی پلیکس/سنیما ہال مالکان کی طرف سے اس طرح کی کارروائیاں کھانے کے انتخاب کے حق کے خلاف ہیں، بشمول جنک فوڈ نہ کھانے کا حق اور اچھی صحت کا حق، جو ہر شہری کی زندگی اور ذاتی آزادی کے تحفظ کی ضمانت دینے والے آئین ہند کے دفعہ 21 کے دائرہ کار میں آتا ہے۔"

5۔ ہائی کورٹ نے اخذ کیا کہ ریاستی حکومت نے جموں و کشمیر سنیما (ضابطہ بندی) قاعدے 1975 کو اطلاع دی تھی۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ:
الف۔ 1975 کے قواعد سنیما جانے والوں کو ملٹی پلیکس یا سنیما ہالوں میں کھانے پینے کی اشیاء اور پانی کی بوتلیں لے جانے سے منع نہیں کرتے ہیں۔
ب۔ سنیما ہال مالکان کی طرف سے لگائی گئی پابندی کے نتیجے میں، ناظرین اس نوعیت کا کھانا خریدنے پر مجبور ہیں

جو تھیٹر کے احاطے میں فروخت کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔

ج۔ جن بچوں کو وقتاً فوقتاً کھانا کھلانا پڑتا ہے اس کے نتیجے میں والدین یا سرپرستوں کی طرف سے کھانا مہیا نہیں کیا جا سکتا۔

د۔ ناظرین تھیٹر کے اندا سٹالوں پر جنک فوڈ خریدنے پر مجبور ہوتے ہیں اور جو کھانا خریدا جاتا ہے اس کے لیے انہیں بہت زیادہ قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ یہ خاص طور پر نوجوان نسل، بزرگ شہریوں، ذیابیطس کے مریضوں، اوران لوگوں کو متاثر کرتا ہے جو طبی وجوہات کی بنا پر تھیٹر کے احاطے میں فروخت ہونے والے کھانا کھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ اور

ہ۔ فلم تھیٹر میں باہر کا کھانا اور مشروبات لے جانے کی پابندی کھانے کے انتخاب کے حق کی خلاف ورزی ہے، جس میں اپنی مرضی کا کھانا نہ کھانے کا حق بھی شامل ہے۔

آئین کی دفعہ 21 کے تحت "جنک فوڈ" اور اچھی صحت کا حق۔

6۔ شکایات کو منظور کرتے ہوئے ہائی کوٹ متنازعہ فیصلے اور حکم میں کئی متعدد ہدایات جاری کیں۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج صرف ہدایت تک محدود ہے (i) جو ذیل میں دی گئی ہے:

> "i- ریاست جموں و کشمیر کے ملٹی پلیکس/ سنیما ہال مالکان کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ سنیما جانے والوں/ ناظرین کو تھیٹر کے اندر اپنا کھانے پینے کا اشیاء اور پانی لے جانے سے منع نہ کریں۔"

7۔ اپیل گزاروں کی جانب سے سینئر وکیل مسٹر کے وی وشوناتھن، سینئر وکیل مسٹر نرنجن ریڈی اور مسٹر سمیر سودھی کے ساتھ پیش ہوئے۔

کہ:

الف۔ سنیما ہال کے احاطے نجی ملکیت ہیں جس میں تھیٹر کے مالک نے داخلہ پر اجازت کا حق اپنے پاس رکھا ہے۔

ب۔ ریاستی حکومت کی طرف سے بنائے گئے 1975 کے قواعد میں یہ توضع نہیں ہے کہ فلم دیکھنے والوں کو سنیما ہال کے احاطے میں باہر سے کھانے پینے کی اشیاء یا مشروبات لانے کی اجازت ہونی چاہیے۔

ج۔ کسی بھی شخص کو فلم دیکھنے کے لیے ٹکٹ خریدنے کے بعد تھیٹر جانے یا تھیٹر کے احاطے میں کھانا خریدنے پر

مجبورنہیں کیا جاتا ہے۔

د۔ جہاں تک پینے کے پانی کی فروخت کا تعلق ہے، سنیما ہال اس بات کو یقینی بنانے کے لیے مناسب انتظامات کرتے ہیں کہ فلم دیکھنے والوں کے لیے فلم تھیٹر کے احاطے میں پینے کا صاف ستھرا پانی مفت دستیاب کرایا جائے تا کہ وہ معدنی پینے کے پانی کے لیے ادائیگی کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

ہ۔ عملی طور پر، نوزائیدہ شیر خوار بچوں اور بچوں کے معاملے میں ہال کے باہر سے کھانا یا مشروبات لانے کی پابندی نافذ نہیں ہے، جن کے لیے والدین یا ساتھ والے سر پرستوں کو مناسب مقدار میں کھانا یا مشروبات لانے کی اجازت ہے جو تھیٹر میں اس وقت کی مدت کے لیے ضروری ہو سکتے ہیں۔ اور

و۔ اپیل کنندہ تھیٹر کی طرف سے 2023 کی دیوانی اپیل نمبر 78 میں فلم دیکھنے والوں کو جاری کردہ سنیما ٹکٹوں پر یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ باہر سے کھانے پینے کی اشیاء کے ساتھ ساتھ بوتلیں (خالی یا بھری ہوئی) سنیما ہال کے اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ ٹکٹوں میں یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ سنیما میں داخلے کا حق محفوظ ہے۔

8. دوسری جانب، ہائی کورٹ کے سامنے ابتدائی درخواست گزاروں (ان کارروائیوں میں مدعا علیہان نمبر 3 اور 4) کی جانب سے پیش ہونے والے سینئر وکیل مسٹر بمل رائے جاد نے عرض کیا کہ:

الف۔ سنیما ہال کی طرف سے جاری کردہ سنیما ٹکٹ فلم دیکھنے والے کے ساتھ معاہدے کی نمائندگی کرتا ہے اور اس پر کسی پابندی کی عدم موجودگی میں ٹکٹ کی پرنٹ شدہ شرائط کے مطابق، فلم دیکھنے والے کو تھیٹر کے اندر کھانے پینے کی اشیاء یا مشروبات لانے سے روکا نہیں جا سکتا۔

ب۔ سنیما ہال کی طرف سے لگائی گئی پابندی کے نتیجے میں، فلم دیکھنے والوں کو کافی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ انہیں فلم ہالوں کے اندر حد سے زیادہ نرخوں پر کھانے پینے کی اشیاء خریدنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور

ج ۔1975 کے قواعد میں سنیما ہالوں کے احاطے کے اندر باہر سے کھانا یا مشروبات لانے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

ب۔ جواب دہندگان کی طرف سے انحصار کردہ مقدمات

9. جواب دہندگان کے وکیل نے متنازعہ فیصلے میں جاری کردہ ہدایات کی حمایت میں درج ذیل فیصلوں پر انحصار کیا ہے:

الف۔ پارکر بمقابلہ ساؤتھ ایسٹرن ریلوے کمپنی 2 1877 سی ڈی پی 416؛

ب۔ اولی بمقابلہ مارلبورو کورٹ لمیٹڈ (1 1949) کے بی 523؛

ج۔ایم سی کچن بمقابلہ ڈیوڈ میک برین لمیٹڈ (1 1964) ڈبلیو ایل آر 125؛ اور

د۔تھورنٹن بمقابلہ شولین پارکنگ لمیٹڈ (1970) ای ڈبلیو سی اے دیوانی 2۔

10۔ یہ سمجھنے کے لیے کہ آیا ان فیصلوں کے کے قواعد فیصلے ہمارے سامنے موجود مقدمے پر لاگو ہوتے ہیں، یہ ضروری ہے کہ ہم سیاق وسباق کی طرف توجہ دے جس میں ان کی ابتدا ہوئی، قانونی سوالات اور ان میں دعوی کردہ راحت جو عدالت کی ثابت قدمی سے رہ گئے۔

11۔ پارکر کے معاملے (بالا) میں مدعی نے اپنا کچھ سامان ریلوے اسٹیشن پر کلاک روم میں جمع کرایا۔انہیں جمع کرنے کے وقت، اسے ایک ٹکٹ ملی جس پر "پیچھے دیکھیں" کے الفاظ چھپے ہوئے تھے۔ٹکٹ کے الٹے حصے میں ایک اصطلاح تھی جس میں کہا گیا تھا، " کمپنی 10 لیٹر کی قیمت سے زیادہ والے پیکیج کی ذمہ دار نہیں ہوگی۔"اسی حالت میں چھپا ہوا ایک پلے کارڈ بھی دیوار پر لٹکا ہوا تھا۔مدعی کا سامان گم ہو گیا یا چوری ہو گیا اور اس نے گمشدہ اشیا کی قیمت کے لیے مدعا علیہ کے خلاف کارروائی کی۔مدعی نے ٹکٹ پر یا دیوار پر موجود پلے کارڈ پر جمع کی گئی کسی بھی چیز کے لیے مدعا علیہ کی ذمہ داری سے متعلق شرط نہیں دیکھی تھی۔اس معاملے میں عدالت کے سامنے سوال یہ تھا کہ کیا مدعا علیہ مدعی کے سامان کے نقصان کا ذمہ دار ہے۔

12۔اولے کے معاملے (بالا) میں، مدعی مدعا علیہ کے ہوٹل میں ادائیگی کرنے والا مہمان تھا۔کمرے کے لیے ادائیگی کرنے کے بعد وہ اپنی چابیاں لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔وہاں ایک نوٹس دکھائی دیا جس میں متعدد قیود وشرائط تھے۔شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ "مالک خود کو گمشدہ یا چوری شدہ اشیا کے لیے ذمہ دار نہیں ٹھہرائیں گے، جب تک کہ محفوظ تحویل کے لیے مینیجر کے حوالے نہ کیا جائے۔"بعد میں مدعی کا سامان اس کے کمرے سے چوری ہو گیا۔مدعی نے مدعا علیہ کے خلاف مقدمہ دائر کیا اور اس سے چوری شدہ سامان کی قیمت کا دعوی کیا۔عدالت کو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا مدعا علیہ قانون عام کے تحت ذمہ داری سے مستثنی ہونے کے لیے معاہدے کی شرائط پر تکیہ کر سکتا ہے یا نہیں۔دوسرے لفظوں میں، یہ تعین کرنے کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ آیا مدعا علیہ مدعی کو ہونے والے نقصان کا ذمہ دار تھا۔

13۔ ایم سی کچن کے معاملے (بالا) میں، مدعی نے ایک ایجنٹ کو اپنی کار سمندر کے راستے دوسرے قصبے تک پہنچانے کے لیے لگایا۔ایجنٹ نے مدعا علیہ کو ادائیگی کی، رسید وصول کی، اور کار ڈیلیور کی۔کار کو جہاز پر لادا گیا جو سفر کے لیے روانہ ہوا۔تاہم، اس سے پہلے کہ یہ اپنی منزل تک پہنچ سکے، مدعا علیہ کے ملازمین کی لاپرواہی کی وجہ سے یہ ڈوب

گیا۔ مدعی نے مدعا علیہ پر اس کی گاڑی کی قیمت کے لیے مقدمہ دائر کیا۔ مدعا علیہ نے اس بنیاد پر ذمہ داری سے انکار کیا کہ وہ عام طور پر گاہکوں سے ایک رسک نوٹ پر دستخط کرنے کو کہتا ہے جس میں گاہکوں کے ذریعے بھیجے گئے سامان کو پہنچنے والے نقصان کے لیے اس کی ذمہ داری سے متعلق کچھ شرائط وضوابط ہوتے ہیں۔ اس معاملے میں مدعی کے ایجنٹ نے اس طرح کے کسی رسک نوٹ پر دستخط نہیں کیے تھے، لیکن اس نے پچھلے مواقع پر رسک نوٹ پر دستخط کیے تھے جب اس نے مدعا علیہ کی شپنگ سروسز استعمال کی تھیں۔ مدعا علیہ نے استدلال کیا کہ وہ کار کے نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا کیونکہ مدعی کا ایجنٹ ایک دوسرے کے ساتھ ان کے معاملات کے دوران شرائط وضوابط سے واقف تھا۔ اس معاملے میں بھی عدالت کے غور وفکر کے لیے جو سوال پیدا ہوا وہ یہ تھا کہ کیا مدعا علیہ کو مدعی کی گاڑی کے نقصان کا ذمہ دار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

14۔ آخر کار، تھورنٹن کے معاملے (بالا) میں، مدعی مدعا علیہ کی ملکیت والی ایک خودکار کار پارک میں چلا گیا۔ اس سروس سے فائدہ اٹھانے کے چارجز کار پارک کے باہر دکھائے گئے تھے۔ مدعی دروازے پر چلا گیا اور ایک مشین پر ایک ٹکٹ لگی تھی جس میں کہا گیا تھا، "یہ ٹکٹ احاطے میں دکھایئے گئے شرائط کے تحت جاری کیا گیا ہے جیسا کہ " مدعی نے اپنی گاڑی کار پارک میں کھڑی کی۔ بعد میں جب وہ اپنی کار لینے کے لیے وہاں واپس آئے تو انہیں ایک حادثہ پیش آیا اور وہ شدید زخمی ہو گئے۔ اس نے مدعا علیہ کے خلاف اس کے زخموں کے ہرجانے کے لیے کارروائی عمل میں لائی۔ عدالت کے سامنے اب سوال یہ تھا کہ آیا مدعا علیہ مدعی کے زخموں کا ذمہ دار ہوگا۔

15۔ چاروں معاملات اس مسئلے سے متعلق ہیں کہ آیا زیر بحث معاہدے کی شرائط وضوابط کی بنیاد پر کسی فریق پر ذمہ داری عائد کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ ہر فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ معاہدہ کب ہوا اور معاہدے کی شرائط کیا تھیں۔ عدالت نے اس بات پر غور کیا کہ آیا کوئی خاص اصطلاح جس کا مقصد فریقین میں سے کسی ایک کی طرف سے معاہدے کا حصہ بنانا تھا، حقیقت میں معاہدے کا حصہ بنے گی اور دوسرے فریق کو پابند کرے گی، اس طرح پہلے فریق کو ہونے والے نقصان کی ذمہ داری سے مستثنیٰ قرار دے گا۔

16۔ ہمارے سامنے کا مقدمہ ان چار مقدمات سے مختلف ہے جن پر انحصار کیا گیا ہے۔ جواب دہندگان نے کہا کہ ہائی کورٹ کے سامنے ابتدائی درخواست گزاروں نے انہیں ہونے والے نقصان یا چوٹ کے لیے ہرجانے یا دیگر ریلیف کے لیے مقدمہ دائر نہیں کیا۔ انہوں نے ایک مفاد عامہ کی عرضی دائر کی اور آئین کے دفعہ 226 کے تحت ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار سے التماس کیا۔ انہوں نے ہائی کورٹ کے سامنے اپنی عرضی میں درج ذیل راحت کا دعوی کیا:

(ii) ممانعت کی تحریر جس میں جواب دہندگان نمبر 6-3 کو سنیما ہال میں فیچر فلم دیکھنے کے دوران کھانے کیلئے سنیما ہال کے اندر باہر سے لائے گئے کھانے پینے کی اشیاء کو اپنے ساتھ لے جانے پر منع کیا گیا ہے۔

17۔ ایک رٹ پٹیشن دائر کر کے، جواب دہندگان 3 اور 4 نے اس بارے میں فیصلہ طلب کیا ہے کہ آیا تھیٹر مالکان کے ذریعہ طے شدہ اور نافذ کردہ داخلے کی شرائط منصفانہ اور صحیح ہیں یا نہیں۔ اس لیے اس عدالت کی طرف سے لاگو کیے جانے والے ٹیسٹ میں یہ نہیں بتایا جائے گا کہ تھیٹر مالکان اور فلم دیکھنے والوں کے درمیان کون سی شرائط وضوابط ان پر پابند ہیں اور کیا تھیٹر کے احاطے کے اندر باہر کا کھانا لے جانے کی ممانعت ایک پابند کرنے والا شرائط ہے۔ اسی طرح، اس عدالت سے یہ فیصلہ کرنے کے لیے نہیں کہا گیا ہے کہ آیا جواب دہندگان 3 اور 4 کو باہر کا کھانا لانے پر زیادتی کے نفاذ کی وجہ سے کوئی ہے اور کیا وہ نقصان کی بر پائی کے حقدار ہیں۔ بلکہ یہ عدالت اس بات کا جائزہ لے گی کہ آیا یہ معاملہ آئین کی دفعہ 226 کے تحت ہائی کورٹ کے رٹ دائرہ اختیار کے لیے موزوں تھا یا نہیں۔

18۔ اگر یہ جواب دہندگان 3 اور 4 کا معاملہ تھا کہ انہیں فلم ہال میں کھانے پینے کی اشیاء لے جانے پر زیادتی کی وجہ سے کچھ چوٹ لگی تھی یا یہ کہ معاہدے کی شرائط ان کو صرف اس کے نفاذ کے وقت بتائی گئی تھیں اور انہوں نے ٹکٹ کے لیے ادا کی گئی رقم کی واپسی طلب کی کیونکہ انہوں نے اس طرح کی شرائط یا نقصانات پر رضامندی نہیں دی تھی، تو مناسب حل یہ ہوگا کہ مقدمہ دائر کیا جائے اور رٹ جاری نہ کیا جائے۔ پارکر (بالا)، اولے (بالا)، ایم سی کچن (بالا)، اور تھورنٹن (بالا) کے فیصلے جن پر جواب دہندگان انحصار کرتے ہیں، اس عدالت کے سامنے اس مسئلے پر اثر انداز نہیں ہوتے ہیں، یعنی کہ آیا ہائی کورٹ آئین کے دفعہ 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرنے میں جائز حقبہ جانب تھا۔ اس لیے اس عدالت کے لیے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ ان مقدمات کے تناسب کے متعلق فیصلے پر مزید توجہ دے۔

ج۔ هائی کورٹ نے آئین کے دفعه 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار سے تجاوز کیا هے۔

19۔ آئین کا دفعہ 19 (1) (جی) شہریوں کے کسی بھی پیشے اپنانے، یا کسی بھی پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔ اس حق میں وہ تمام سرگرمیاں شامل ہیں جو شہریوں کو معاشی فوائد پیدا کرنے اور روزی کمانے کے قابل بناتی ہیں۔

دفعہ 19 (1) (جی) میں تسلیم شدہ حق آزادانہ حق نہیں ہے اور ریاست دفعہ 19 (6) کے لحاظ سے اس حق کے استعمال پر معقول پابندیاں عائد کرسکتی ہے۔

20۔ بنیادی پہلو جس پر توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ سنیما تھیٹروں کو چلانے کی تجارت اور کاروبار ریاست کے ضابطے کے تابع ہے۔ اس معاملے میں ریاستی حکومت نے صنعت کو منظّم کرنے کے لیے 1975 کے قواعد وضع کیے ہیں۔ تسلیم شدہ طور پر، 1975 کے قواعد میں کوئی ایسا قاعدہ شامل نہیں ہے جو سنیما تھیٹر کے مالک کو مجبور کرتا ہے کہ وہ فلم دیکھنے والوں کو تھیٹر کے احاطے کے اندر باہر سے کھانا یا مشروبات لانے کی اجازت دے۔ اسی طرح، دیگر قوانین اور قواعد جو صنعت کو منظّم کرتے ہیں، یعنی سنیماٹوگراف ایکٹ 1952، سنیماٹوگراف (سرٹیفکیشن) قواعد 1983، جموں وکشمیر سنیماٹوگراف ایکٹ 1989، اور جموں وکشمیر سنیماٹوگراف قواعد 1989 میں ایسی کوئی توضیعات شامل نہیں ہے جس میں تھیٹر مالکان کو فلم دیکھنے والوں کو سنیما ہال میں اپنا کھانا اور مشروبات لے جانے کی اجازت دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ریاست کے قاعدہ سازی کے اختیار کا استعمال کرکے آئین کے دفعہ 19 (1) (جی) کے معنی اور بنیادی حق کے مطابق سنیما ہال کے مالک کے جائز پیشے، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنا چاہیے۔

21۔ مفتلال انڈسٹریز لمیٹڈ بمقابلہ یونین آف انڈیا کے معاملے میں اس عدالت کے نو جوں کے بنچ کی اکثریت کی رائے۔ جیون ریڈی جج نے تحریر کی تھی، جس کا مؤقف تھا کہ ہائی کورٹ کو دفعہ 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے قانون سازی کے ارادے کا خیال رکھنا چاہیے:

> 108"(i)۔ اگرچہ دفعہ 226 کے تحت ہائی کوٹوں اور دفعہ 32 کے تحت اس عدالت کے دائرہ اختیار کو مذکورہ قوانین کی دفعات کے ذریعے محدود نہیں کیا جاسکتا، لیکن وہ یقینی طور پر مذکورہ قوانین کی دفعات سے ثابت ہونے والے قانون سازی کے ارادے کا خیال رکھیں گے اور ایکٹ کی دفعات کے مطابق اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کریں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دفعہ 226 کے تحت اختیار کا استعمال قانون کی حکمرانی کو نافذ کرنے کے لیے کیا جانا چاہیے نہ کہ اسے منسوخ کرنے کے لیے۔"

22۔ قانون سازیہ کی طرف سے ایک ایسی توضیعات کو چھوڑنا جس میں سنیما کے مالک کو کھانے پینے کی اشیاء اور مشروبات کو باہر سے لانے کی اجازت دینا معنی خیز ہے۔ اس سلسلے میں 1975 کے قواعد (یا کسی دوسرے قابل اطلاق قانون) میں کسی مخصوص فرمان کی عدم موجودگی میں، ہائی کورٹ کے پاس ایک ہدایت جاری کرنے کا جواز نہیں تھا

جس میں تھیٹر مالکان کو فلم تھیٹر میں داخل ہونے والے افراد کو کھانے پینے کی اجازت دینے سے منع کیا گیا تھا جو فلم دیکھنے کے لیے اس میں داخل ہوتے ہیں۔ ہائی کورٹ نے آئین کے دفعہ 226 کے تحت اپنے رٹ دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے غلطی کی ہے۔ اس کے دائرہ اختیار کا استعمال فلم تھیٹروں کو منظّم کرنے والے قوانین کی دفعات کے مطابق نہیں تھا۔

23۔ سنیما ہال اس کے مالک کی نجی ملکیت ہے۔ ہال کا مالک اس وقت تک شرائط وضوابط طے کرنے کا حق رکھتا ہے جب تک کہ وہ عوامی مفاد، حفاظت اور فلاح و بہبود کے منافی نہ ہوں۔ کسی بھی دوسرے کاروبار کی طرح، مالک یا انتظامیہ اس کاروباری ماڈل کا تعین کرنے کا حق رکھتا ہے جس کی پیروی کی جائے اور کسی خاص کاروباری ماڈل کی معاشی عملداری کے بارے میں اپنے تصورات عملی جامہ پہنانے کا حق دار ہے۔ سنیما ہال کا مالک اس بات کا تعین کرنے کا حقدار ہے کہ آیا وہ کھانے پینے کی اشیاء اور مشروبات کی فروخت کے لیے کاؤنٹر قائم کرے یا کسی ادارے کو اس میں شامل کرے گا اور ان شرائط کو منظّم کرے جن پر ایسی فروخت ہونی چاہیے۔ فلم ہال کے احاطے میں باہر سے کھانے پینے کی اشیاء لے جانے پر پابندی عوامی مفاد، حفاظت یا فلاح و بہبود کے منافی نہیں ہے۔

24۔ نئے، ملٹی پلیکس یا فلم ہال صرف فلمیں دکھانے کیلئے نہیں چلائے جاتے ہیں۔ فلم ہال کی زیادہ حقیقی خصوصیت تفریحی مرکز یا مجموعی تفریحی کے طور پر ہوتی ہے۔ مختلف قسم کے کھانے اور مشروبات کی فروخت سنیما ہال میں دستیاب تفریح کے پورے پیکیج کا ایک حصہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں، فلم ہال صرف ایک فلم ہال نہیں ہوتا بلکہ جب اس کے احاطے میں کھانے پینے کی اشیاء فروخت کی جاتی ہیں تو یہ کھانے پینے کی جگہ کے طور پر اس کی شان دوگنی ہو جاتی ہے۔ اس حساب سے دیکھا جائے تو یہ فوری طور پر واضح ہو جاتا ہے فلم ہال کے سرپرست وہاں کھانے کے لیے اپنا کھانا لانے کا مطالبہ نہیں کر سکتے جب کہ سنیما ہال مالکان کی طرف سے اس کے برعکس ایک شرط نافذ کی گئی ہے یہ کسی ریستوراں میں جانے والے گاہک کو اس ریستوراں میں اپنا کھانا لے جانے اور اسے اس ریستوراں کے احاطے میں کھانے کی اجازت دینے کے مترادف ہوگا۔

25. جواب دہندگان 3 اور 4 نے زور دیا ہے کہ انہیں اپنا کھانا لے جانے کی اجازت دی جانی چاہیے کیونکہ سنیما ہال بہت زیادہ قیمت والے کھانے اور مشروبات فروخت کرتے ہیں، جو غذائیت سے بھرپور بھی نہیں ہوتے ہیں۔ ہائی کورٹ کو یہ ہدایت جاری کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا جو پہلے اس بات پر غور کرنے کی بنیاد پر نوٹ کی گئی ہے کہ جو چیز فروخت کے لیے پیش کی جاتی ہے وہ "جنک فوڈ" ہے۔ تھیٹر کے مالکان اپنے پیش کردہ مینو کے کھانے کیلئے مندرجات کا

فیصلہ کر سکتے ہیں، جیسا کہ ریستوراں اپنے مینو کا فیصلہ کرتے ہیں یا اسی طرح جیسے تھیٹر کے مالکان خود فیصلہ کرتے ہیں کہ کون سی فلمیں دکھائی جائیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، یہ ایک تجارتی فیصلہ ہے جس کے تھیٹر مالکان حقدار ہیں۔ جس قیمت پر سامان اور خدمات فروخت کی جائیں گی وہ بھی اسی طرح فلم تھیٹر کے ذریعے طے کیے جانے سے مشروط ہے۔ چاہے یا نہ چاہے۔ کسی چیز یا خدمت کی قیمت سستی یا حد سے زیادہ ہے جس کا کاروبار کے ذریعے نافذ کردہ داخلے کی شرائط سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

26۔ ہائی کورٹ کے فیصلے میں دوسرے درجہ دلیل یہ ہے کہ زیر بحث ممانعت کھانے کے انتخاب کے حق، "جنک' فوڈ نہ کھانے کے حق اور اچھی صحت کے حق پر اثر انداز ہوتی ہے۔ تاہم، استدلال کی یہ لکیر یہ سمجھنے میں ناکام ہے کہ فلم دیکھنے والے سنیما ہال میں کھانا خریدنے پر مجبور نہیں ہوتے ہیں۔ سنیما ہال میں داخلہ حاصل کرنے کے بعد کھانا یا مشروبات خریدنا ہے یا نہیں، یہ مکمل طور پر فلم دیکھنے والوں کے انتخاب میں پر منحصر ہے۔ ناظرین تفریح کے مقصد سے سنیما ہالوں کا دورہ کرتے ہیں۔ ٹکٹ کا خریدنا انہیں وہ فلم دیکھنے کی اجازت دیتا ہے جسے انہوں نے دیکھنے کے لیے منتخب کیا ہے۔ اگر فلم ہال میں فروخت ہونے والے کھانے اور مشروبات ان کی پسند کے مطابق نہیں ہیں، تو وہ انہیں خریدنے سے گریز کرنے کے لیے آزاد ہیں۔ اس طرح انہیں کھانے کے انتخاب کے اپنے حق کا استعمال کرنے سے نہیں روکا جا رہا ہے۔ ہم یہ بھی نوٹ کرتے ہیں کہ فلم دیکھنے والوں کا اپنی پسند کا کھانا خریدنے یا کھانے کا حق نجی طور پر چلنے والے فلم تھیٹروں کی حدود سے باہر ہے (حفاظت اور عوامی فلاح و بہبود سے مشروط) شرائط کے ساتھ۔

27۔ فلم دیکھنا یا نا دیکھنا یہ مکمل طور پر ناظرین کے انتخاب پر منحصر ہے۔ اگر ناظرین سنیما ہال میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو انہیں ان شرائط وضوابط کی پابندی کرنی ہوگی جن کے تحت انٹری دی جاتی ہے۔ داخلے کا حق محفوظ رکھتے ہوئے، تھیٹر مالکان کے لیے یہ طے کرنے کا حق ہے کہ آیا سنیما ہال کے احاطے سے باہر کا کھانا اندر لے آنے کی اجازت ہونی چاہیے یا نہیں۔

28۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ ہائی کورٹ نے آئین کے دفعہ 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سنیما ہال مالکان کو ہدایت دی کہ وہ سنیما ہال کے احاطے کے اندر فلم دیکھنے والوں کو باہر سے کھانے پینے کی اشیاء اور مشروبات لے جانے سے منع نہ کریں اور ریاست کو ہدایت دی کہ وہ اس ہدایت کو سنیما ہال مالکان پر نافذ کرے۔ کسی ایسے قانونی ضابطے کی عدم موجودگی جو سنیما ہال کو آپریٹ کرنے کے کاروبار کو چلانے کے حق کو منظّم کرتا ہے، اس طرح کی پابندی کا نفاذ تھیٹر کے مالک کے جائز حقوق کو متاثر کرے گا۔

29. تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ سنیما مالکان یا دیگر تجارتی اداروں کی طرف سے عائد کردہ شرائط وضوابط ہر معاملے میں صارف یا گاہک کو پابند کرتے ہیں۔جیسا کہ اس عدالت کے فیصلوں کے ایک سلسلے میں کہا گیا ہے، جب ایک فریق کے پاس دوسرے فریق کے مقابلے میں غیر مساوی سودے بازی کا اختیار ہوتا ہے، تو کوئی بھی غیر معقول شرائط وضوابط ہو، کم سودے بازی کے اختیار والے فریق کے خلاف نافذ نہیں کیے جا سکتے۔سنٹرل ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں۔ بمقابلہ بروجوناتھ گنگولی 5، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ آیا فریقین کو غیر مساوی سودے بازی کا اختیار کہا جا سکتا ہے اور آیا سودے بازی غیر منصفانہ ہے یا غیر معقول، ہر معاملے کے حقائق اور حالات کو مد نظر رکھ کر فیصلہ کیا جانا چاہیے:

> 89. "یہ اصول ایسا ہے کہ عدالتیں نافذ نہیں کریں گی اور جب ایسا کرنے کے لیے کہا جائے گا، تو کسی غیر منصفانہ اور غیر معقول معاہدے، یا معاہدے میں کسی غیر منصفانہ اور غیر معقول فقرہ کو ختم کر دیں گی، جو فریقین کے درمیان طے کی گئی ہو جو سودے بازی کے اختیارات میں برابر نہیں ہیں۔اس قسم کے تمام سودے بازی کی مکمل فہرست دینا مشکل ہے۔ یہ ان حالات پر لاگو ہوگا جن میں کمزور فریق ایسی پوزیشن میں ہے جس میں وہ صرف مضبوط فریق کی طرف سے عائد کردہ شرائط پر سامان یا خدمات یا معاش کے ذرائع حاصل کر سکتا ہے یا ان کے بغیر جا سکتا ہے۔ یہ وہاں پر بھی لاگو ہوگا جہاں کسی شخص کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوگا، یا کوئی بامعنی انتخاب نہیں ہوگا، بلکہ کسی معاہدے کو اپنی رضامندی دینا یا مقررہ یا معیاری شکل میں ڈاٹ لائن پر دستخط کرنا یا معاہدے کے حصے کے طور پر قواعد کے ایک سیٹ کو قبول کرنا، چاہے اس معاہدے یا فارم یا قواعد میں کوئی فقرہ غیر منصفانہ، غیر معقول اور ناقابل جواز ہو۔ایسے بے شمار حالات ہو سکتے ہیں جن کے نتیجے میں فریقین کے درمیان غیر منصفانہ اور غیر معقول سودے بازی ہو سکتی ہے جو مکمل طور پر غیر متناسب اور غیر مساوی سودے بازی کی طاقت رکھتے ہیں۔ان صورتوں کو نہ تو شمار کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی مکمل طور پر واضح کیا جا سکتا ہے۔عدالت کو ہر معاملے کا فیصلہ اس کے اپنے حقائق اور حالات کو دیکھ کر کرنے چاہیے۔"

30۔ سینٹرل ان لینڈ واٹر ٹرانسپورٹ کارپوریشن میں ٹیسٹ۔(بالا) صرف اس بات کا اندازہ نہیں لگانا ہے کہ آیا فریقین کے پاس ایک دوسرے کے مقابلے میں غیر مساوی سودے بازی کا اختیار ہے بلکہ یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ آیا معاہدہ کی شرط یا معاہدہ غیر منصفانہ، غیر معقول یا ناقابل جواز ہے۔کسی معاہدے (یا معاہدے میں ایک شرط) کو غیر منصفانہ یا غیر معقول کہا جا سکتا ہے اگر وہ یک طرفہ ہو یا کسی تجارتی منطق سے مبرا ہو۔موجودہ معاملے میں، اگرچہ تھیٹر

کے مالکان یکطرفہ طور پر سنیما ہال میں داخلے کی شرائط کا تعین کر سکتے ہیں، اس معاملے میں لگائی گئی شرط غیر منصفانہ، غیر معقول یا نا قابل جواز نہیں ہے۔

31۔آئین کے دفعہ 19(1)(جی) کے تحت کاروبار یا تجارت جاری رکھنے کے سنیما مالکان کے حق کے استعمال کے براہ راست نتیجہ کے طور پر داخلے کی شرط عائد کی گئی ہے۔فلم دیکھنے والوں کو سنیما ہال میں اپنا کھانا لے جانے سے منع کرنے کی تجارتی منطق کاروبار کے ایک اہم پہلو-کھانے اور مشروبات کی فروخت کو متحرک اور فروغ دینا ہے۔اگر کاروباری مالکان کو اپنے کاروبار کے مختلف پہلوؤں کا تعین قانون کے مطابق کرنے کی اجازت نہیں ہے تو معاشی سرگرمیاں رک جائیں گی۔اگرچہ فلم دیکھنے والوں کے پاس سنیما ہال میں داخل ہونے اور اپنی پسند کی فلم دیکھنے کے لیے اصطلاح کے نقطے والی لکیر (اور اس طرح تھیٹر میں اپنا کوئی کھانا نہ لے آئے) پر دستخط کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہو سکتا، لیکن یہ خود ہی داخلے کی شرط کو غیر منصفانہ، غیر معقول یا غیر نا قابل جواز نہیں بناتا ہے۔

32۔ اکثر کاروبار کچھ نہ کچھ ایسی شرائط عائد کرتے ہیں جو گاہک کو من مطابق نہیں لگ سکتے ہیں۔مثال کے طور پر، بہت سے نجی عجائب گھر صارفین کو نمائش میں موجود اشیاء کی تصاویر لینے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔یہ بہت سے کپڑوں کی دکانوں یا زیورات کی دکانوں کے بارے میں ایسا ہی ہے۔سامعین کے اراکین پر اکثر محافل موسیقی میں موسیقی کی پرفارمنس ریکارڈ کرنے پر پابندی عائد ہوتی ہے۔موسقی تقریبات، فلم تھیٹروں کی طرح، حاضرین کو اس جگہ پر اپنا کھانا یا مشروبات لے جانے کی اجازت نہیں دیتے ہیں۔اسی طرح کا معاملہ اسٹینڈ اپ کامیڈی شوز یا ڈراموں کا ہے جو کھانے پینے کی جگہوں یا باروں کے تعاون سے منعقد کیے جاتے ہیں۔اگرچہ گاہک موسیقی کی کارکردگی دیکھنے کے لیے ٹکٹ کے لئے ادائیگی کر رہا ہے یا اسٹینڈ اپ اداکاری یا ڈرامہ، جیسا کہ معاملہ ہو، کاروباری ماڈل کا جوہر کاروبار کے دوسرے کاروباری شعبہ سے حاصل ہونے والی آمدنی کو بڑھانا ہے۔اس صورت میں، فلم دیکھنے والے معاملہ ھذا میں تھیٹر مالکان کی طرف سے مقرر کردہ داخلے کی شرط یعنی فلم ہال کے احاطے میں باہر سے کھانے پینے کی اشیاء لے جانے پر ممانیت کے پابند ہیں۔

33۔ہم نوٹ کرتے ہیں کہ دلائل کے دوران، اپیل کنندگان کی جانب سے بیانات دیے گئے تھے کہ فلم دیکھنے والوں کو کسی قسم کی تکلیف سے بچنے کے لیے سنیما ہال کے احاطے میں کوئی معاوضہ لیے بغیر پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لیے مناسب انتظامات کیے گئے ہیں۔مزید برآں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ جب کوئی شیر خوار بچہ یا چھوٹا بچہ والدین کے ساتھ ہوتا ہے، تو عملی طور پر، سنیما ہال کے مالکان کو سنیما ہال کے اندر مناسب مقدار میں کھانے یا مشروبات لے جانے

پر کوئی اعتراض نہیں ہے تاکہ شیر خوار بچہ یا بچے کی غذائی ضروریات کو پورا کیا جا سکے۔

34۔ جہاں تک دائمی بیماریوں میں مبتلا فلم دیکھنے والوں کا تعلق ہے جنہوں نے اپنے ڈاکٹروں سے غذائی ہدایات حاصل کی ہوں یا جو اپنی طبی حالت کی وجہ سے غذائی پابندیوں کے تحت ہوں، ہم سنیما ہال مالکان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ایسے فلم دیکھنے والوں کی درخواستوں پر معاملہ در معاملہ کی بنیاد پر غور کریں۔

.35 مندرجہ بالا پوزیشن کے پیش نظر، ہم اپیلوں کی اجازت دیتے ہیں اور ہدایت (i) کے حوالے سے ہائی کورٹ کے 18۔جولائی 2018 کے متنازعہ فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ہائی کورٹ کی بقیہ ہدایات اپیلوں کا موضوع نہیں بنتی ہیں اور اس لیے موجودہ فیصلے میں ان پر غور نہیں کیا گیا ہے۔

د۔ آخری تصریحات

36۔نتیجہ اخذ کرنے سے پہلے، یہ نوٹ کرنے کی ضرورت ہے کہ 1975 کے قواعد کا قاعدہ 87 درج ذیل شرائط میں ہے:

> 87 (i) لائسنسنگ اتھارٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ ریاست کے تمام سینما گھروں میں ٹکٹوں کی فروخت کی قیمت ان قواعد کے تحت یکساں میں ہو۔
>
> (ii) لائسنسنگ اتھارٹی اس بات کو یقینی بنائے گی کہ لائسنس یافتہ کسی بھی آڈیٹوریم میں دوسری بار دکھائی جانے والی کسی بھی فلم کے لیے کم قیمت وصول کرے۔"

37۔قاعدہ 87 کی جواز کو ہائی کورٹ کے سامنے چیلنج نہیں کیا گیا تھا۔ہائی کورٹ نے اپنے فیصلے کے پیراگراف 8 (iii) میں قاعدہ 87 کی ذیلی فقرہ (i) اور (ii) کے حوالے سے درج ذیل ہدایات جاری کیں:

.III" حکومت جموں وکشمیر کے ساتھ ساتھ لائسنسنگ اتھارٹی/ ریاست کے ہر ضلع مجسٹریٹ کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جموں وکشمیر سنیما (ضابطہ بندی) قواعد، 1975 کے قواعد 87 (i) اور (ii) کے مطابق ریاست کے تمام سینما گھروں میں ٹکٹوں کی فروخت کی قیمت کے حوالے سے مناسب یکسانیت کو یقینی بنائے۔"

.38 ہائی کورٹ کی مذکورہ بالا ہدایت کو قاعدہ 87 جیسا کہ اس اقت موجود ہے کے علاوہ ازین کوئی تقاضہ عائد کرنے کے طور پر نہیں سمجھا جائے گا۔

.39 زیر التواء درخواستیں، اگر کوئی ہوں تو، خارج شدہ سمجھا جائے گا۔

ٹی سی (سی) نمبر 28 سال 2019 اور نمبر 29 سال 2019۔

40۔ 2023 دیوانی اپیل نمبر 77 میں اوپر دیے گئے فیصلے کے پیش نظر ٹی سی (سی) نمبر 28 سال 2019 میں دہلی ہائی کورٹ اور ٹی سی (سی) نمبر 29 سال 2019 میں بمبئی ہائی کورٹ سے منتقل کی گئی رٹ درخواستوں کو خارج کر دیا گیا ہے۔

منتقل شدہ مقدمات اسی کے مطابق خارج کر دئے جاتے ہے۔

41۔ زیر التواء درخواستیں، اگر کوئی ہوں تو۔ خارج شدہ سمجھا جائے گا

بھارتیہ چیف جسٹس

ڈاکٹر دھننجیا وائی چندر چوڑ۔

جج۔

پامیڈیگنٹم سری نرسمہا۔

نئی دہلی؛ 3 جنوری 2023